



سوال

(78) رکوع سے اٹھتے وقت مقتدی کیلئے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مقتدی پر لازم ہے کہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت وہ بھی "سمع اللہ لمن حمدہ" ہے؟ (فتاویٰ المدینہ: 19)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ بعض اس کے وجوب کے قائل ہیں اور بعض نفی کے قائل ہیں۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ امام کے ساتھ "سمع اللہ لمن حمدہ" لکھے۔ اس مسئلہ کے بارے میں حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پورا رسالہ لکھا کہ جس میں انہوں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی تائید کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ "مقتدی تمہید اور تسمیع دونوں کے درمیان جمع کرے گا۔ ہم بھی اسی کو راجح سمجھتے ہیں۔ دو اسباب کی وجہ سے۔

پہلا سبب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

"صَلُّوا لَنَا رَهْنِيْثُوْنِيْ اُصَلِّيْ"

کہ اس طرح نماز پڑھو جو مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت سے سیکھی۔ "نَمَارَةٌ نِيْثُوْنِيْ اُصَلِّيْ" کا جو معنی ہے وہ بھی یہی ہے کیونکہ یہ صورت ان صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے لیے اس وقت ظاہر تھی۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ آپ دونوں کو جمع کرتے تھے۔ یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے کہ جب رکوع سے اپنا سر بلند کرتے قیام کی طرف۔ جب پوری طرح کھڑے ہو جاتے تو پھر "ربنا ولک الحمد" کہتے تھے۔

دوسرا: رکوع سے قیام کی طرف آتے وقت کے لیے ایک حدیث ہے اور جبکہ قیام کے لیے ایک الگ سی حدیث ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مقتدی صرف "ربنا ولک الحمد" لکھے گا تو یہ کب لکھے گا؟ اگر وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت لکھے۔ تو گویہ دعا اپنی جگہ سے ہٹ کر پڑھی گئی۔ "صَلُّوا لَنَا رَهْنِيْثُوْنِيْ اُصَلِّيْ" کی پیروی نہیں ہوتی۔ تو اتنا ہے کہ اس نے دوسری حدیث کی تو پیروی کی ہے لیکن رکوع سے قیام کی طرف آتے وقت درمیان کی دعا پھوڑ دی تو اس سنت کے پھوڑنے کو جائز کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ پھر نماز میں تو اس طرح کا خالی پھوڑا ہوا کوئی رکن نہیں ہے کہ جس میں کوئی خاص دعانہ ہو اور دوسری جس حدیث میں یہ ذکر ہے۔

